حضرت خواجہ مولانا محمد زین الحق والدین مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائی حالات:

آپ کا اسم گرامی حضرت خواجہ زین الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپؒ زینت الاولیا کے نام نامی سے معروف ہوئے۔ آپؒ کے والد گرامی حضرت حافظ امیر گل ابنِ میاں مبارک خان ابن میاں عادل خانؒ تھے۔ آپؒ کا آبائی وطن انگہ (خوشاب) تھا۔

ابتدائی تعلیم:

حضرت خواجہ زین الحق والدینؒ نے ابتدائی تعلیم موضع کفری (خوشاب) میں مولوی غلام نبی سے حاصل کی۔ بعد ازاں موضع لیٹی (چکوال) میں محمد روشن سے درس لیتے رہے۔ پھر یہ نابغہ روزگار مکھڈ شریف میں حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں آن شامل ہوئے۔ یہ ایسی درسگاہ تھی کہ جو طالبِ صادق یہاں حصول علم کے لیے آیا وہ زمانے کا استاد ٹھہرا۔ یہاں ابتداً زلیخا کے پڑھنے کا ذکر تذکرۃ الاولی میں ملتا ہے۔ اس ابتدا کے بعد منتہیٰ تک اسی درسگاہ میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ نے آپ کو ظاہری و باطنی علوم کے بہر بے کنار کا راہی بنا دیا۔ حضرت شمس الدین سیالویؒ، آپؒ کے ہم سبقوں میں سے تھے۔

ازدواجی زندگی:

آپؒ کی شادی مبارک حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کے حکم سے جناب ملک شاہ نواز کی ہمشیرہ سے ہوئی جو آپ کے جدامجد فتح خان کی اولاد میں سے تھے۔

اولادِ اطہار:

آپؒ کے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔ صاحبزادی کا اسم گرامی بی بی غلام فاطمہ تھا جو عمر میں اپنے بھائیوں سے بڑی تھیں۔ آپؒ کے دو صاحبزادوں میں ایک صاحبزادے کا اسم گرامی سراج الدین تھا جو خوردسالی میں ہی وصال فرما گئے۔ حضرت سراج الدینؒ کا مزار مبارک روضہ پاک حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ سے متصل شرقی جانب قبرستان میں واقع ہے۔ دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا محکم الدینؒ ہوئے۔ جن کا وصال مبارک ۱۸ سال کی عمر میں عین عالمِ شباب میں ہوا۔ وہ شرم و حیا کا پیکر تھے۔ حضرت مولانا محکم الدینؒ کا مزارِ پُر انوار روضہ پاک کی غربی دیوار سے متصل مرجع خلائق ہے۔ سن وصال 1276ھ ہے۔ دونوں برادران حضرت مولانا زین الحق والدینؒ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ اس لیے حضرت زینت الاولیا کے وصال مبارک (۱۳ محرم الحرام، ۱۲۹۵ھ) کے بعد آپؒ کے نواسے حضرت مولانا غلام محی الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ معلیٰ کے خلیفہ و سجادہ نشین ہوئے۔

بیعت و خلافت:

حضرت خواجہ زین الحق والدینؒ نے حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ حضرت مولاناؒ کے پہلے سجادہ نشین حضرت مولانا حافظ عابد جیؒ کے وصال کے بعد غوثِ زماں حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے مولانا مکھڈیؒ کے سجادہ نشین ہوئے۔ حضرت پیر پٹھان شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے آپؒ کو وظائف اور فیض باطنی سے بھی سرفراز فرمایا۔ آپؒ کم و بیش ۲۳ سال تک خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کے سجادہ نشین رہے۔ ان ماہ و سال میں درسگاہ و خانقاہ سے کئی نابغہ روزگار فضلا و خلفا آپؒ کے تربیت یافتہ ہوئے۔

خلفاء:

آپؒ کے خلفاء میں حضرت استاذ مولوی خورشید لنگڑیالویؒ، حضرت استاذ حافظ عبدالقدوس چھچھویؒ، حضرت مولانا عبدالنبیؒ بھوئی گاڑوی، حضرت مولانا غلام محی الدین احمد مکھڈویؒ اور حضرت مولانا سلطان محمود نامی بندیالویؒ شامل ہیں۔

تلامذہ (شاگرد):

آپ کے شاگردوں کی کثیر تعداد میں سے جن لوگوں نے روحانی اور تعلیمی میدان میں شہرت حاصل کی ان میں حضرت مولانا غلام محی الدین احمد مکھڈی رضی اللہ عنہ، حضرت ملوک علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولوی خورشید لنگڑیالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ عبدالقدوس چچھوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبد النبی بھوئی گاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سلطان محمود نامی بندیالوی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

مہر مبارک:

آپؒ کی مہر مبارک پر یہ شعر کندہ تھا۔

سلیمان محمد علی نامور

وزیشان شدہ زین الدین بہرہ ور

تذکرۃ الصدیقین میں حضرت مولانا محمد الدین مکھڈیؒ لکھتے ہیں کہ حضرتؒ کی عادت مبارک تھی کہ اگر کوئی غلام کوئی سفارش نامہ طلب کرتا تو اس کے طلب کے موافق تحریر فرما دیتے۔ اگر اس کی خواہش ہوتی تو اس سفارش نامہ پر اپنی مہر مبارک بھی ثبت فرما دیتے اور مہر لگانے والے کو حکم فرماتے کہ خط کے آخر میں مہر لگاؤ، سر پر نہ لگاؤ۔

غلامان وخادمان:

حافظ محمد قاسم پراچہ، میاں سلطان، میاں احمد خوشائی

جماعت میں امام:

فقیر فیض

مناقب فی شان زینت الاولیا:

آپؒ کی شان میں آپؒ کے شاگردوں اور خلفا نے نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ اپنے پیرومرشد کی مناقب لکھی ہیں۔ ان میں عربی وفارسی اور پنجابی میں متعدد کلام موجود ہے جو عقیدت ومحبت کے اظہار کے ساتھ ساتھ فنی پختگی میں بھی اپنی مثال آپ ہے۔ آپؒ کے منقبت نگاروں میں مصنف تذکرۃ المحبوب مولانا عبدالنبی بھوئی گاڑویؒ، مولانا سلطان محمودؒ نامی بندیالوی مولانا غلام حسینؒ تنولی، عالم شاہ گجراتی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

وصالِ مبارک:

آپؒ کا وصال مبارک ۱۳ محرم الحرام ۱۲۹۵ھ مطابق 1878ء کو ہوا۔ آپؒ کا مزار مبارک حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کے مزار سے متصل شرقی جانب روضہ مقدسہ میں مرجع خلائق ہے۔ ہر سال آپؒ کا سالانہ عرس مبارک ۱۲۱۳ محرم الحرام کو نہایت عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔

آپؒ کے وصال کے بعد آپؒ کے نواسے حضرت مولانا غلام کی الدین احمدؒ خانقاہِ مولانا مکھڈیؒ کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپؒ علم وفضل میں اپنے اسلاف کی ہی تصویر تھے اور انھی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی بھر خانقاہِ مولانا پر رہتے ہوئے درس وتدریس کے سلسلے کو جاری وساری رکھا۔ بڑے بڑے علما نے آپؒ سے فیض حاصل کیا۔

.................☆☆☆..................